سب جائداد اوسی کی ہے سوا اوسکے اور ہے کون۔ میری اور چچا کے جان ومال کا مالک ہے۔ مگر اتنا خیال رکھو کہ یہ گھر تباہ ہونے پائے۔ اسمین تمھارا بھی بھلا ہے اور ہمارا بھی۔ آئندہ تمکو اختیار ہے۔

خانم۔ بیگمصاحب کو میری طرف سے آداب تسلیمات کہنا۔ اور عرض کرنا کہ جو کچھ آپنے ارشاد کیا ہے خدا چاہے تو وہی ہوگا۔ مین آپ کی عمر بھر کی لونڈی ہون۔ مجھسے کوئی امر خلاف نہوگا۔ خاطر جمع رکھیئے۔

بڑھیا۔ مگر بیگم صاحب نے کہا ہے کہ چھبن کو اسکی خبر نہ ہو۔ بڑا ضدی لڑکا ہے۔ اگر کہین معلوم ہوگیا تو ہرگز نہ مانے گا۔

خانم۔ (ماما سے) کیا مجال۔ (مجھسے) "دیکھہ چھوکری کہین کسی سے یہ قصہ نہ لے بیٹھنا"۔

مین۔ "جی نہین"۔

اسکے بعد بڑھیا نے علٰحدہ لیجا کے خانم سے چپکے چپکے باتین کین۔ وہ مین نے نہین سنین۔ ماما کے رخصت کے وقت خانم کو اتنا کہتے سنا۔

خانم۔ "میری طرف سے عرض کرنا کہ اسکی کیا ضرورت تھی۔ ہم لوگ تو قدیمی نمکخوار ہین"۔

بڑھیا کے جانے کے بعد خانم نے بسم اللہ کو بلا بھیجا۔ اور کچھ ایسے دو انچھر کان مین پھونک دیے کہ اب جو نوابصاحب آئے تو وہ آؤ بھگت ہوئی کہ ملازمت کے زمانے مین بھی کبھی نہ ہوئی تھی۔ نوابصاحب بیٹھے ہین۔ بسم اللہ سے اختلاط کی باتین ہورہی ہین۔ مین بھی موجود ہون کہ اتنے مین خانم صاحب خود بسم اللہ کے کمرے کے دروازے پر جا کے کھڑی ہوئین۔

خانم۔ اے لوگو ہم بھی آوین۔

بسم اللہ۔ (نواب سے) ذرا سرک بیٹھو۔ اماں آتی ہین۔ (خانم سے) آئیے۔

خانم نے سامنے آتے ہی نواب کو تین تسلیمین کین۔ مین نے آج کے دن کے سوا خانم کو اسطرح مودب ہوکر کسی کو سلام کرتے نہ دیکھا تھا۔

خانم۔ نواب سے حضور کا مزاج کیسا ہے۔

نواب - گردن جھکا کے - الحمد للہ -

خانم - خدا خوش رکھے - ہم لوگ تو دعا گو ہین - ہزار بڑھ جائین - مگر پھر بھی وہی ٹکے کی نالزادی آپ کے ہاتھ کے دیکھنے والی - آپ کو خدا نے رئیس کیا ہے -

اسوقت ایک عرض لے کے حاضر ہوئی ہون یون تو بسم اللہ خدا رکھے سال بھر سے آپ کی خدمت مین ہین - مگر مین نے کبھی آپ کو تکلیف نہین دی - بلکہ حضور کے سلام کو بہت کم حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ہوگا - اسوقت ایسی ہی ضرورت تھی جو چلی آئی -

خانم تو یہ باتین کر رہی ہین - بسم اللہ او نکا منہ دیکھ رہی ہین کہ یہ کہتی کیا ہین - مین کسی قدر بات کا پہلو سمجھے ہوئے تھی - نواب کی طرف دیکھ رہی ہون - نواب کا یہ حال ہے کہ چہرے سے ایک رنگ جاتا ہے اور ایک آتا ہے - نگاہین بچھی جاتی ہین مگر چُپکے بیٹھے ہین -

خانم - تو پھر عرض کرون

نواب - (بہت ہی مشکل سے) کہیے -

خانم - ذرا بوا حسینی کو بُلا لینا -

مین گئی - بوا حسینی کو بُلا لائی -

خانم - (بوا حسینی سے) "بوا ذرا وہ دوشالے کی جوڑی تو اوٹھا لانا -" وہی جو کل بکنے کو آیا ہے -

"بکنے کو آیا ہے" ان لفظون نے نواب پر وہی اثر کیا - جیسے کسی پر دفعتہً بجلی گر پڑے - مگر بہت ضبط کر کے چُپکے بیٹھے رہے - اتنے مین بوا حسینی دوشالے کے آئین کیسا پُرمتن زرکار دوشالہ کہ بہت کم دیکھنے مین آتا ہے -

خانم - (نواب کو دوشالہ دکھا کے) دیکھیے یہ دوشالہ کل بکنے کو آیا ہے - سوداگر دو ہزار کہتا ہے - پندرہ سو تک لوگون نے لگا دیے ہین - وہ نہین دیتا - میری نگاہ مین سترہ - بلکہ اٹھارہ تک مہنگا نہین ہے - اگر حضور پرورش کرین تو بھلا اس بڑھاپے مین آپ کی بدولت ایک دوشالہ تو اوڑھ لون -

نواب خاموش بیٹھے رہے - بسم اللہ کچھ بولا ہی چاہتی تھین کہ خانم نے جھڑک کے کہا

خانم - ٹھہر لڑکی - تو ہمارے بیچ مین نہ بولنا - تو تو آئے دن فرمائشین کیا کرتی ہے -

ایک فرمائش ہماری بھی سہی۔

نواب پھر چپکے بیٹھے ہین۔

خانم۔ اوہی نواب صاحب۔ سخی سے سوم بھلا۔ جو جلدی دے جواب۔ کچھ تو ارشاد کیجیئے۔ سکوت سے تو بندی کی تسکین ہو گی نہ۔ ہان "نہ" سہی۔ نہین سہی۔ کچھ تو کہہ دیجئے۔ میرے دل کا ارمان تو نکل جائے۔

نواب اب بھی چپ ہین۔

خانم۔ للہ۔ حضور۔ جواب دیجئے۔ یون تو میری حقیقت ہی کیا ہے۔ موی بازاری کسبی۔ مگر آپ ہی لوگون کی عزت دی ہوی ہے۔ برائے خدا ان چھوکریون کے سامنے تو مجھ بڑھیا کو ذلیل نہ کیجئے۔

نواب۔ (آبدیدہ ہوکر) خانم صاحب۔ اس دوشالے کی کوی اصل نہین ہے۔ مگر تمکو میرا حال شاید معلوم نہین۔ کیا بسم اللہ جان نے کچھ نہین کہا۔ اور ہان امراؤجان بھی تو اوسدن تھین۔

خانم۔ مجھسے کسی نے بھی کچھ نہین کہا۔ کون خیر تو ہے؟

بسم اللہ پھر کچھ بولنے کو تھین۔ خانم نے آنکھ کا اشارہ کیا۔ وہ چپ ہو رہین۔ ٹال سکے ادھر ادھر دیکھنے لگین۔ مین پہلے ہی سے بُت بنی بیٹھی ہوئی تھی۔

نواب۔ اب ہم اس لائق نہین رہے جو آپ کی فرمائشون کو پورا کرین۔

خانم۔ آپ کے دشمن اس لائق نہ رہے ہون۔ اور مین ایسی چھچھوری نہین جو روز فرمائشین کیا کرون۔ فرمائش کرین نہ کرین۔ بسم اللہ کرین۔ بھلا مین بوڑھی آدھی میری فرمائشین کیا۔ اور مین کیا۔ یہ کہہ کے خانم نے ایک آہ سرد بھری۔

خانم۔ ہائے تقدیر! اب ہم اس لائق ہو گئے کہ ایسے ایسے رئیس ایک ذرا سے چیتھڑے کے لئے ہم سے منہ چھپاتے ہین۔

مین دیکھ رہی تھی کہ خانم کا ایک ایک فقرہ نواب کے دل پر نشتر کا کام دے رہا تھا

نواب۔ خانم صاحب آپ سب لائق ہین۔ مین سچ کہتا ہون اب مین اس لائق نہین رہا۔ جو کسی کی فرمائش پوری کرون۔ اسکے بعد نواب نے اپنی تباہی کا مختصر حال کہا۔

خانم۔ خیر میان اس لائق تو آپ نہین رہے کہ ایک ادنی سی فرمائش پوری کرین پھر

رنڈی کے مکان پر آنا کیا فرض تھا۔حضور کو نہین معلوم کہ یہ بیسوائین چار پیسے کی
نیت ہوتی ہین۔کیا آپنے یہ مثل نہین سُنی ، رنڈی کسکی جورو . . . ." ہم لوگ مروت
کرین تو کھائین کیا ؟۔یون آپ آپ کا گھر ہے۔مین منع نہین کرتی۔مگر آپ کو
اپنی عزت کا خود ہی خیال چاہیے۔" یہ کہہ کے خانم فوراً کمرے سے چلی گئین"

نواب۔واقعی مجھسے بڑی غلطی ہوئی۔اب انشاءاللہ نہ آؤنگا۔

یہ کہہ کے وہ اوٹھنے کو تھے کہ بسم اللہ نے دامن پکڑ کے بٹھا لیا۔

بسم اللہ۔اچھا تو اوس کرتے کی جوڑی کے بارے مین کیا کہتے ہو۔؟

نواب۔(کسی قدر ترش ہو کے) مین نہین جانتا۔

بسم اللہ۔اے لو۔تم تو بالکل ہی خفا ہو گئے۔جاتے کہان ہو۔ٹھہرو۔

نواب۔نہین بسم اللہ جان۔اب مجکو جانے دو۔اب میرا آنا بیکار ہے۔
جب خدا ہمارے دن پھیرے گا۔تو دیکھا جائے گا۔اور اب کیا دن پھرینگے !۔

بسم اللہ۔مین تو نہ جانے دونگی۔

نواب۔تو کیا اپنی مان سے جوتیان کھلواؤگی ؟۔

بسم اللہ۔(مجھسے) ہان سچ تو ہے بہن امراؤ۔آج یہ بڑی بی کو ہوا کیا تھا۔
برسون ہو گئے۔میرے کمرے مین آکے جھانکتی تک نہین۔آج آئین بھی تو قیامت
برپا کر گئین۔جیسی اماں چاہین خفا ہون۔چاہین خوش ہون۔مین تو
نواب سے رسم نہین ترک کر سکتی۔آج نہین ہے۔اون کے پاس نہ سہی۔ایسی
بھی کیا آنکھون پر ٹھیکری رکھ لینا۔آخر یہی نواب ہین۔جنکی بدولت ہزارون روپے
اماں جان نے پائے۔آج زمانہ اون سے پھر گیا تو کیا ہم بھی طوطے کی طرح آنکھین
پھیر لین۔گھر سے نکال دین۔یہ تو نہین ہو سکتا۔اب اگر اماں زیادہ تنگ کرینگی
تو بہن امراؤ۔مین سچ کہتی ہون نواب کا ہاتھ پکڑ کے) کسی طرف کو نکل جاؤنگی۔لو
مین نے اپنے دل کی بات کہدی۔

مین۔بسم اللہ کی باتین بہت اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔ہان مین ہان ملاتی رہی۔

بسم اللہ۔اچھا تو نواب تم رہتے کہان ہو۔

نواب۔کہان بتاؤن۔

بسم اللہ۔ آخر کہین تو
نواب۔ تحسین گنج مین مخدوم بخش کے مکان پر رہتا ہون۔ افسوس مین نہ جانتا تھا کہ مخدوم ایسا نمکحلال آدمی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مین اوس سے بہت ہی شرمندہ ہون۔
مین۔ یہ وہی مخدوم بخش نا جو آپ کے والد کے وقت سے نوکر تھا۔ جسکو آپ نے موقوف کر دیا تھا۔
نواب۔ ہان وہی مخدوم بخش۔ کیا کہون اسوقت وہ کیسا کام آیا۔ خیر اگر خدا نے چاہا۔۔۔۔" اِتنا کہہ کے نواب کی آنکھون سے آنسو ٹپ ٹپ گر پڑے۔
اِسکے بعد نواب بسم اللہ کے ہاتھ سے دامن چھوڑا کے کمرے کے باہر چلے گئے۔ میرا ارادہ تھا کہ نواب سے چلتے وقت کچھ باتین کرونگی۔ اور اسی لیے اونکے ساتھ ہی اوٹھی تھی۔ مگر وہ اسقدر جلد زینے سے اوتر گئے کہ مین کچھ کہہ نسکی۔
نواب کے تیور اوس وقت بہت بُرے تھے۔ خانم کی باتون نے نواب کے دل پر سخت اثر کیا تھا۔ اونکی حالت بالکل مایوسی کی تھی۔ اگرچہ مجھے معلوم تھا کہ یہ سب باتین جو خانم نے آج کی ہین وہ اوس فہمایش کی تمہید ہے جو کسی اور وقت پر موقوف رکھی گئی ہے مگر مجھے بہت ہی تشویش تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ کہین ایسا نہو کچھ کھا کے سُو رہین تو اور غضب ہو۔
سرِ شام مین اور بسم اللہ دونون سوار ہو کے تحسین گنج گئے۔ مخدوم بخش کا مکان بڑی مُشکل سے ملا۔ کہارون نے اوسکے دروازے پر آواز دی۔ ایک چھوٹی سی لڑکی اندر سے نکلی۔ اُس سے معلوم ہوا کہ مخدوم بخش گھر پر نہین ہین۔ نواب کو پوچھا۔ اوسنے کہا وہ صبح سے کہین گئے ہوئے ہین ابھی تک نہین آئے۔ دو گھنٹے تک انتظار کیا۔ نہ نوابصاحب آئے نہ مخدوم بخش۔ آخر مایوس ہو کر گھر چلے آئے۔
دوسرے دن صبح کو مخدوم بخش نواب کو ڈھونڈھتا ہوا آیا۔ معلوم ہوا کہ رات کو بھی اوسکے مکان پر نہین گئے۔ شام کو اونکی والدہ کی ماما (وہی بڑھیا جو ایک دِن خانم کے پاس آئی تھی) روتی پیٹتی آئی۔ اوس سے بھی یہی خبر ملی کہ نواب کا کہین پتہ نہین ہے۔ بیگمصاحب نے روتے روتے اپنا عجیب حال کیا۔ بڑے نوابصاحب سخت فکر مین ہین۔ اِس واقعے کو کئی دن گذر گئے۔ اور نواب چھبّن صاحب کا کہین پتہ نہ ملا

اِس واقعے کے چوتھے پانچوین دن چھبن صاحب کے ہاتھ کی ایک انگوٹھی نخاس مین بکتی ہوی پکڑی گئی۔ بیچنے والے کو علی رضا بیگ کوتوال کے پاس لے گئے۔ اوسنے کہا۔ مجھے امام بخش ساقی کے لڑکے نے بیچنے کو دی ہے۔ امام بخش ساقی کا لڑکا تو نہ ملا۔ خود امام بخش پکڑ بلایا گیا۔ پہلے تو امام بخش صاف مکر گیا کہ مین اِس انگوٹھی کو نہین جانتا۔ آخر جب مرزا نے خوب ڈانٹا۔ دھمکایا۔ تو قبول دیا۔

امام بخش۔ حضور مین لبِ دریا لوہے کے پُل کے پاس حقہ پلاتا ہون۔ جو لوگ دریا نہانے جاتے ہین اون کے کپڑون کی رکھوالی کرتا ہون۔ پانچ دن کا ذکر ہے ایک شریف زادے کوئی بیس بائیس برس کی عمر ہوگی۔ گورے گورے تھے۔ بہت خوبصورت نوجوان۔ سرِ شام پکے پُل پر نہانے آئے۔ کپڑے اوتار کے میرے پاس رکھوائے۔ مجھسے لنگی لیکے باندھی۔ خود دریا مین کود پڑے۔ تھوڑی دیر تک نہایا کیے پھر میری نظر سے اوجھل ہو گئے۔ اور سب لوگ دریا سے نہا نہا کے نکلے۔ کپڑے پہن پہن کے اپنے گھرون کو روانہ ہو گئے۔ وہ صاحب نہ آئے۔ مین یہ سمجھا کسی طرف پیرتے ہوے نکل گئے ہون گے۔ بڑی دیر ہو گئی۔ مین اِس آسرے مین کہ اب آتے ہین۔ اب آتے ہین۔ پہر بھر رات گئے تک بیٹھا رہا۔ آخر کو مجھے یقین ہو گیا کہ ڈوب گئے اب مین دل مین یہ سوچا کہ اگر کسی کو خبر کرتا ہون تو جھگڑون مین پھنس جاؤن گا۔ کھنچا کھنچا پھرون گا۔ اِس سے بہتر ہے کہ چپ ہو رہون۔ اون کے کپڑے اوٹھا کے گھر پر لے آیا۔ جیب مین سے یہ انگوٹھی نکلی۔ اور ایک اور انگوٹھی ہے اوسمین خدا جانے کیا لکھا ہے۔ مین نے مارے ڈر کے آج تک کسی کو نہین دکھائی۔ مین تو اِس انگوٹھی کو بھی نہ بیچتا۔ مگر میرا لڑکا شُہدا ہو گیا ہے۔ وہ چُرا کے لے آیا۔

مرزا علی رضا بیگ نے دو سپاہی کوتوالی سے ساتھ کیے۔ وہ انگوٹھی اور کپڑے اوس کے گھر سے منگوائے۔ انگوٹھی مہر کی تھی۔ مرزا علی رضا بیگ نے بڑے نوابصاحب کو اِس سانحے کی خبر کی۔ کپڑے اور دونون انگوٹھیان گھر پر بھجوا دین۔ امام بخش کو سزا ہو گئی۔

بسم اللہ۔ ہا۔ ا۔ آخر نواب چھبن صاحب ڈوب گئے نہ؟ مین تو سچ کہون۔

اُن جان کی گردن پر اونکا خون ہوا۔
مین۔ افسوس ہا! مین تو اوسی دن دل مین کھٹک گئی تھی۔ اسی لیے اوسدن اُنکے ساتھ اوٹھی تھی کہ کچھ سمجھا بجھا دون۔ مگر وہ زینے سے اوتر ہی گئے۔
بسم اللہ۔ اون کے سر پر قضا سوار تھی۔ خدا غارت کرے بڑے نواب کو۔ نہ اونکو جائداد سے بے حق کرتے نہ وہ اپنی جان دیتے۔
مین۔ خدا جانے مان کا کیا حال ہوا ہوگا۔
بسم اللہ۔ سنا ہے بچاری دیوانی ہو گئی ہین۔
مین۔ جو نہ ہو کم ہے۔ یہی تو ایک اللہ آمین کا لڑکا تھا۔ ایک تو بچاری رانڈ بیوہ۔ دوسرے یہ آفت۔ اون کے سر پر ٹوٹ پڑی۔ سچ پوچھو تو اونکا گھر ہی تباہ ہوگیا۔
رسوا۔ تو نواب چھبن صاحب کو آپنے ڈبو ہی دیا۔ اچھا اِس موقعے پر ایک بات مجھے پوچھ لینے دیجیے۔
امراؤ۔ پوچھیے۔ رسوا۔ نوابصاحب پیرنا جانتے تھے یا نہین۔
امراؤ۔ کیا معلوم۔ یہ آپ کیون پوچھتے ہین!
رسوا۔ اِسلیے کہ مجھے میر مچھلی صاحب نے ایک نکتہ بتایا تھا کہ جو شخص پیرنا جانتا ہے وہ اپنے قصد سے نہین ڈوب سکتا۔

کچھ اونکو امتحانِ وفا سے غرض نہ تھی
اِک زار و ناتوان کے ستانے سے کام تھا

مرزا رسوا صاحب آپ کو کسی سے کبھی عشق بھی ہوا ہے!
رسوا۔ جی نہین۔ خدا نہ کرے۔ آپ کو تو سیکڑون سے عشق ہوا ہوگا۔ آپ اپنا حال کہیے۔ ایسی ہی باتین سننے کے تو ہم مشتاق ہین۔ مگر آپ کہتی ہی نہین۔
امراؤ۔ یون تو میرا رنڈی کا پیشہ ہے۔ اور یہ ہم لوگون کا چلتا ہوا فقرہ ہے۔ جب کسی کو دام مین لانا چاہتے ہین۔ اوسپر مرنے لگتے ہین۔ ہم سے زیادہ کسی کو مرنا نہین آتا۔ ٹھنڈی سانسین بھرنا۔ بات بات پر رو دینا۔ دو دو دن کھانا نہ کھانا